علم جرح وتعدیل-تعارف وتجزیہ

ظل ہما☆

There are many kinds of Uloom e Hadith. Imam Neshapori has discussed fifty two ulooms in his book "Maarifat Uloom ul Hadith" and the number of ulooms described by Ibn Us Salah, Imam Novvi and Ibn e Mulaqan is sixty five in their books Muqadama Ibn us Salah", "Al Taqreeb fan e usool ul hadith" and "Al Muqnio fi Uloom ul Hadith" respectively. Similarly Allama Siyuti has mentioned ninety three uloom in his book "Tadreeb ul Ravi". In his respect Allama Siyuti writes: " اعلم أن انواع علوم الحديث كثيرة لا تعد"There are numerous kinds of Uloom e Hadith that cannot be counted. Allama Hazmi Describes his viewpoint in such a way: "علم الحديث' يشمل على انواع كثيرة تبلغ مائة، كل نوع منها علم مستقل، لو انفق الطالب فيه عمره ما أدرك نهايته" There are so many types of Uloom e Hadith that reach up to hundred. Every type is complete in itself. A student can never reach its extreme even after consuming his whole life in its study.

One of the most important type of Uloom e Hadith is "Ilm e jarah o tadeel", Which is being introduced in this article.

علوم حدیث کی اقسام وانواع بہت زیادہ ہیں۔ متقدمین میں سے حاکم نیشاپوریؒ نے ''معرفۃ علوم الحدیث'' میں باون، ابن الصلاحؒ نے ''مقدمہ ابن الصلاح''، امام نوویؒ نے ''التقریب فن اصول الحدیث'' اور ابن ملقنؒ نے ''المقنع فی علوم الحدیث'' میں پینسٹھ اور سیوطیؒ نے تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی میں ترانوے علوم ذکر کیے ہیں۔

علامہ سیوطیؒ سے ان کی بابت منقول ہے۔

''اعلم أن انواع علوم الحديث كثيرة لا تعد''. (۱)

''یعنی علوم حدیث کی انواع بے شمار ہیں، انہیں گنا نہیں جاسکتا''۔

حازمیؒ اس حوالے سے یوں رقمطراز ہیں:

''علم الحديث يشمل على انواع كثيرة تبلغ مائة، كل نوع منها علم مستقل، لو انفق الطالب فيه عمره ما أدرك نهايته''. (۲)

ان میں سے ایک اہم علم ''علم جرح وتعدیل'' ہے۔

جرح کا لغوی مفہوم

''جرح'' جرح یجرح باب (ف) سے مصدر ہے لغوی اعتبار سے اس کے کئی معانی ملتے ہیں۔ مثلاً اگر یہ لفظ باب (س) سے ہو تو اس کا مطلب ہے گواہی کا کمزور ہونا جیسا کہ فیروز آبادی اور زبیدی لکھتے ہیں:

* لیکچرر، گورنمنٹ کالج برائے خواتین یونیورسٹی، جھنگ کیمپس، جھنگ۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"اصابته جراحته و جرحت شهادته". (۳)

اوراگر یہ جیم کے ضمہ کے ساتھ ہوتو یہ دھاری دار چیز یا لوہے سے زخم لگانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے: "اثر فيه بالسلاح"۔(۴)

باب (ف) سے اس کا مفہوم "سب وشتم کرنا"، "گواہ کی عدالت کو ساقط کرنا" اور "زبان سے عیب لگانا" بیان کیا جاتا ہے مثلاً کہا جاتا ہے:

"جرح فلاناً بلسانه اذا سبّه و شتمه". (۵)

اہل زبان اس لفظ کا استعمال گواہ کی گواہی کو مجروح کرنے کے لیے بھی کرتے ہیں جیسا کہ ابن منظور نے لکھا ہے:

"ويقال جرح الحاكم الشاهد اذا عثر منه علي ما تسقط به عدالته من كذب و غيره" (۶)

"اور کہا جاتا ہے حاکم نے شاہد پر جرح کی جب حاکم گواہ کی ایسی کمزوری پر مطلع ہو جائے جس کی وجہ سے اس کی عدالت گر جائے مثلاً جھوٹ وغیرہ پر مطلع ہو جائے"۔

علامہ زمخشریؒ نے اس لفظ کو فساد کے معنی میں استعمال کیا ہے اور اس کا استدلال انہوں نے عبدالمالک بن مروان کے خطبہ سے کیا ہے۔

"قد وعظتكم فلم تزدادوا على الموعظة الا استجراحاً (فساداً)". (۷)

"تحقیق میں نے تمہیں نصیحت کی پس تم نے میری نصیحت پر فساد کیا"۔

جرح کا اصطلاحی مفہوم

اصطلاحی طور پر جرح سے مراد راوی میں کسی ایسے وصف کا ظاہر ہونا ہے جس سے اس کی عدالت میں نقص اور حفظ وضبط میں کمزوری ثابت ہو جائے چنانچہ ابن الاثیر لکھتے ہیں:

"الجرح وصف متى التحق بالراوى والشاهد سقط الاعتبار بقوله، وبطل العمل به". (۸)

"جرح ایک وصف ہے جو کسی راوی یا گواہ کو لگ جائے تو اس کے قول کا اعتبار ساقط ہو جاتا ہے اور اس پر عمل کرنا باطل ہو جاتا ہے"۔

عبدالفتاح ابوغدہ نے اس کی وضاحت اس طرح کی ہے:

"الجرح هو الغمز فى الراوى بما ينال من عدالته أو ضبطه". (۹)

"یعنی جرح سے مراد راوی پر اس کی عدالت یا ضبط کے حوالے سے عیب لگانا ہے"۔

عجاج الخطیب تجریح کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

”وصف الراوی بصفات تقتضي تضعیف روایته أو عدم قبولها“. (۱۰)

”راوی کا ایسی صفات سے متصف ہونا جو اس کی روایت کو ضعیف قرار دینے یا اس کی روایت کو قبول نہ کرنے کا سبب بنیں“۔

تعدیل کا لغوی معنی

یہ لفظ عدل سے مشتق ہے اور اس کی ضد ظلم ہے۔

”العدل: ضد الجور: ما قام فی النفوس انه مستقیم“. (۱۱)

”یعنی وہ بات جو دل میں قرار پائے وہ مستقیم ہے۔“

کسی چیز کو اس کے صحیح مقام پر رکھنے کو بھی تعدیل کہا جاتا ہے۔

”التعدیل: التسویة: وتقویم الشئ وموازنته بغیره“. (۱۲)

”برابری: کسی چیز کو درست کرنا اور اس کا دوسری چیز کے ساتھ موازنہ کرنا“۔

صحیح اور برحق فیصلہ کرنے کو بھی عدل کہتے ہیں۔

”عدل الحاکم فی الحکم الحکم بالحق“. (۱۳)

حاکم کا فیصلے میں حق کے ساتھ انصاف کرنا۔

تعدیل کا اصطلاحی مفہوم

اصطلاحی اعتبار سے تعدیل سے مراد راوی کو ”عدالت“ اور ”ضبط“ کے اوصاف سے متصف قرار دینا ہے۔

عبدالفتاح ابوغدہ لکھتے ہیں:

”هو الحکم علی الراوی بانه عدل ضابط“ (۱۴)

وہ راوی پر حکم لگانا ہے کہ وہ عادل اور ضابط ہے۔

امام حاکم راوی کے وصف عدالت کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

”واصل عدالة المحدث ان یکون مسلماً لا یدعو الی بدعة ولا یعلن من أنواع المعاصی ما تسقط به عدالته“. (۱۵)

”اور محدث کی عدالت میں اصل یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو، بدعت کی طرف دعوت نہ دیتا ہو اور نہ ہی ایسے گناہوں میں مبتلا ہو جن سے اس کی عدالت ساقط ہو جائے“۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

علم جرح وتعدیل کی تعریف

طاش کبریٰ اس علم کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"هو علمٌ يبحث فيه عن كيفية اتصال الاحاديث بالرسول عليه الصلوة والسلام من حيث احوال رواته ضبطاً وعدالةً من حيث كيفية السند اتصالاً او انقطاعاً وغير ذلك من أحوال التي يعرفها نقاد الاحاديث". (۱۶)

"یہ وہ علم ہے جس میں احادیث کے حضورؐ تک پہنچنے کی کیفیت سے اس حیثیت سے بحث ہو کہ نقل کرنے والوں کے احوال بیان ہوں کہ وہ عادل اور حافظ ہیں نیز اس اعتبار سے بھی کہ سند متصل ہے یا منقطع اور اس کے علاوہ دیگر ایسے احوال سے بحث ہو جنہیں احادیث کے نقاد جانتے ہیں"۔

ابن ابی حاتمؒ سے سوال کیا گیا کہ جرح وتعدیل کیا ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا:

"اظهر احوال اهل العلم من كان ثقة او غير ثقه". (۱۷)

"ثقاہت یا عدم ثقاہت کی رُو سے اہل علم کے واضح ترین حالات"۔

نواب صدیق حسن قنوجی نے فن جرح وتعدیل کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

"هو علم يبحث فيه عن جرح الرواة وتعديلهم بالفاظ مخصوصة وعن مراتب تلك الالفاظ". (۱۸)

"یہ وہ علم ہے جس میں راویوں کی جرح وتعدیل کے حوالے سے مخصوص الفاظ کے ساتھ اور ان الفاظ کے مراتب سے متعلق بحث کی جاتی ہے"۔

عجاج الخطیب اس کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

"فهو علم يبحث فی احوال الراوة من حيث قبول رواياتهم او ردّها". (۱۹)

اس علم میں راویوں کے حالات کے بارے میں ان کی روایات کی قبولیت یا تردید کے حوالے سے بحث کی جاتی ہے۔

جرح وتعدیل کی اصل وبنیاد

سورۃ الحجرات کی آیت مبارکہ کو اس علم کی اصل قرار دیا جاتا ہے۔

"ياايها الذين اٰمنوا ان جاء كم فاسق بنباٍ فتبينوا". (۲۰)

اے اہل ایمان! اگر تمہارے پاس فاسق آدمی خبر لائے تو اس کی خوب تحقیق کر لو۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یہ آیت اگر چہ ایک خاص واقعہ پر نازل ہوئی مگر اس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ اصولی ہدایت دی ہے کہ جب کوئی اہمیت رکھنے والی خبر جس پر کوئی بڑا نتیجہ مرتب ہوتا ہو، تمہیں ملے تو اس کو قبول کرنے سے پہلے یہ دیکھ لو کہ خبر لانے والا کیسا آدمی ہے۔ اگر وہ فاسق ہو یعنی جس کا ظاہر حال یہ بتا رہا ہو کہ اس کی بات اعتماد کے لائق نہیں ہے تو اس کی دی ہوئی خبر پر عمل کرنے سے پہلے تحقیق کرلو، بلکہ مستقل طور پر تحقیق و تفتیش کا رویہ اپنالو۔ امام مسلمؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"ان خبر الفاسق ساقط غیر مقبول". (۲۱)

فاسق کی خبر ساقط ہے غیر مقبول ہے۔

اس آیت مبارکہ میں بظاہر صرف فاسق کی چھان بین کا حکم ہے لیکن اگر ہم جائزہ لیں تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ کسی شخص کے فاسق ہونے کا علم صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب ہمیں اس کے حالات زندگی، شب وروز اور اس کی اچھائی و برائی سے واقفیت حاصل ہو۔

پیغمبر اسلام نے بھی اپنے ارشادات میں اس بات کی تاکید کی ہے کہ خبر اور مخبر کی صحت و ثقاہت کا اہتمام ضروری ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

"کفی بالمرء اثما أن یکون یحدث بکل ما سمع". (۲۲)

"کسی انسان کے لیے یہ گناہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی بات کو آگے بیان کرے"۔

چنانچہ یہی نصوص اس علم کی اصل بنیاد میں کارفرما ہیں۔ اس محققانہ رویہ اور جانچ پرکھ کی اہمیت اس وقت دوچند ہوجاتی ہے جب کسی مخبر کی خبر کا تعلق شریعت و دین کی اساس اور اصل سے ہو اور معاملہ دنیاوی امور کی بجائے نظریاتی و فکری بحران اور انتشار پر منتج ہو رہا ہو اور یہی بات اس علم کے جواز، اہمیت اور ضرورت پر بھی دلالت کرتی ہے۔

جرح وتعدیل قرآن میں

اس دلالت کے علاوہ جرح و تعدیل خود آیات قرآنیہ میں موجود ہے جیسا کہ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر صحابہ کرام کی تعدیل اور توثیق کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ". (۲۳)

بہت سی آیات میں خدا کے پسندیدہ لوگوں کے اوصاف کا ذکر ہے۔ جیسے:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"اُولٰٓـئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ" (۲۴)،"فَاُولٰٓـئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" (۲۵)،"اُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ" (۲۶)،"اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ" (۲۷)اور "اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" (۲۸)

اس طرح تعدیل کے ساتھ جرح ملتی ہے جیسے لوگوں کے عیوب کا بیان کیا گیا ہے۔

"اُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ" (۲۹)،"اُولٰٓئِکَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ" (۳۰)،"فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ" (۳۱)،"وَهُمْ مُشْرِکُوْنَ" (۳۲)اور"وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ" (۳۳)وغیرہ

جرح وتعدیل احادیث میں

قرآن کے علاوہ سنت میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں اور اس ضمن میں علماء نے بہت سارے ایسے واقعات بیان کیے ہیں جن میں آنحضورؐ خود جرح وتعدیل فرماتے تھے۔

فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ میں نبیؐ سے عرض کیا کہ:

"اے رسول اللہ ابوجہمؓ اور معاویہؓ دونوں نے نکاح کا پیغام بھجوایا ہے تو آپؐ نے فرمایا ابوجہمؓ مارنے والا ہے اور معاویہؓ مفلوک الحال ہے"۔(۳۴)

اسی طرح حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی پر جرح کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا:

"بئس اخو العشیرۃ وبئس ابن العشیرۃ". (۳۵)

"قبیلے کا بُرا بھائی یا قبیلے کا بُرا بیٹا ہے"۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی تعدیل کرتے ہوئے فرمایا:

"ان عبد اللہ رجل صالح". (۳۶)

"عبداللہ ایک نیک آدمی ہے"۔

پھر آپؐ کا یہ فرمانا:"خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم" (۳۷)بھی تعدیل کی ایک مثال ہے۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ نے لوگوں کے فائدے اور منفعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان پر دوسروں کے عیوب ظاہر کیے اور ان کی تحسین بھی فرمائی۔

ضرورت واہمیت

قرآن وحدیث کی فراہم کردہ اس اساس کی وجہ سے علم حدیث میں رجال کی جانچ پرکھ انتہائی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اہمیت کی حامل ہے۔ کیونکہ جب تک رواۃ کو عدالت وضبط کے اعتبار سے جرح وتعدیل کی کڑی آزمائش اور اس کے ترازو پر تولا نہیں جاتا اس وقت تک ان کی بیان کردہ کوئی روایت اور کہی گئی کوئی بات قطعاً قابل اعتبار نہیں ہوگی۔ اس طرح نہ تو ایک مستند ذخیرہ حدیث وجود میں آتا بلکہ شریعت مطہرہ بھی اپنے ماخذ ثانی کے بغیر نامکمل رہتی۔ چنانچہ اس عمل کے ذریعے ثقہ وکذاب راویوں کی نشاندہی کرتے ہوئے صحیح احادیث کو موضوع اور ضعیف سے ممیّز کیا جاتا ہے۔

عجاج الخطیب اس علم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ومن اهم علوم الحديث، وأعظمها شأنا وأبعدها أثرا، اذبه يتميز الصحيح من السقيم، والمقبول من المردود". (۳۸)

"اور یہ علوم حدیث میں سے اہم ترین علم ہے، شان ومرتبے کے لحاظ سے سب سے عظیم ہے اور سب سے زیادہ دیرپا اثر رکھنے والا ہے، اسی علم کے ذریعے صحیح احادیث کی ضعیف سے اور مقبول کی مردود سے پہچان وتمیز کی جاتی ہے"۔

اسی پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کتاب "الکامل فی ضعفاء الرجال" کا مقدمہ نگار یوں رقم طراز ہے:

"هذا هو ميزان الرجال، وهو ميزان توزن به معادنهم، فيتميز الذهب من النحاس والفضة من الرصاص، وهذا الفن هو عماد السنة: اذ به يتميز الصحيح من السقيم وبه ينكشف حال الضعفاء والكذابين من الرواة واقامة النكير عليهم صيانة للدين، وهو امر واجب على المسلمين". (۳۹)

"یہ رجال کو پرکھنے کا ایک میزان ہے اس کے ذریعے سے ان کے معادن کی جانچ پرکھ کی جاتی ہے، پس سونے چاندی کی کھوٹے سکوں سے تمیز کی جاتی ہے اور یہ فن سنت کا قائم کرنے والا ہے۔ اسی کے ساتھ صحیح احادیث کو سقیم سے الگ کیا جاتا ہے اور ضعیف اور کذّاب راویوں کے حالات سے آگاہی بھی اسی کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے اور ان پر دین کی غرض سے ان کی احادیث نہ لینے کا حکم لگایا جاتا ہے اور یہ (دین کی حفاظت) تمام مسلمانوں پر واجب ہے"۔

اس علم کی ضرورت واہمیت اس بات سے بھی عیاں ہے کہ امام نوویؒ نے اس پر ایک باب باندھا ہے۔

"باب بيان ان الاسناد من الدين وان الرواية لا يكون الّا عن الثقات وان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جرح الرواۃ بما ھو فیھم جائز بل واجب وانه لیس من الغیبة المحرمة بل من الذب عن الشّریعة المکرّمة". (۴۰)

''یعنی اسناد دین میں سے ہیں اور روایت صرف ثقات سے لینے کا حق ہے اور راویوں پر جرح جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے اور یہ (جرح) غیبت نہیں بلکہ شریعت مطہرہ کو محفوظ رکھنے کا طریقہ ہے''۔

آغاز وارتقاء

جرح وتعدیل کی غیر مدون شکل آغاز اسلام میں ہی موجود تھی کیونکہ مسلمانوں میں چھان پھٹک، محتاط روش اور تحقیقی اندازفکر کی تشکیل براہِ راست قرآن اور تربیتِ رسول کے مرہونِ منت ہے۔

پہلی صدی ہجری

اس عہد میں خلفائے راشدین اور اکثر صحابہ میں حدیث قبول کرنے میں احتیاط کی روش عام تھی۔ ان میں سے چند اہم صحابہ عبادہ بن صامت الخزرجی الانصاریؓ (۳۴ھ)، عبد اللہ بن السلام الاسرائیلیؓ (۴۳ھ)، زید بن ثابتؓ (۴۸ھ)، عمران بن حصینؓ (۵۲ھ) ابو ہریرۃؓ (۵۹ھ)، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ (۶۵ھ)، عبد اللہ بن عباس القرشی الھاشمیؓ (۶۸ھ)، عبد اللہ بن عمرؓ (۷۳ھ)، ابو سعید خدریؓ (۷۴ھ) اور انس بن مالک الانصاریؓ (۹۰ھ) جبکہ تابعین میں سے سعید بن المسیبؒ (۹۴ھ) اور سعید بن جبیرؒ (۹۵ھ) کا نام اہم ہے۔ان تمام حضرات نے اپنے طور پر رجال کی توثیق اور عدم توثیق کی لیکن اس کی شکل بالکل ابتدائی نوعیت کی تھی۔

دوسری صدی ہجری

اس صدی میں اس علم کی با قاعدہ تدوین ہوئی۔ ''تذکرۃ الحفاظ'' میں ان فتنوں اور بدعات کا ذکر ہے جو اس فن کے باقاعدہ مدون ہونے کا باعث بنے، امام ذہبیؒ طبقہ رابعہ کے اختتام پر لکھتے ہیں:

''اس زمانے میں بصرہ میں عمرو بن عبید عابد اور واصل بن عطا نمایاں ہوئے جنہوں نے لوگوں کو مذہب اعتزال کی طرف دعوت دی اور خراسان میں جہم بن صفوان نمودار ہوا جو تعطیل صفات باری تعالی اور خلق قرآن کا مدعی تھا اور اسی کے بالمقابل خراسان میں مقاتل بن سلیمان مفسر پیدا ہوا جس نے اثبات صفات میں اتنا غلو کیا کہ تجسیم تک نوبت پہنچا دی۔ آخر علمائے تابعین اور ائمہ سلف ان مبتدعین کے خلاف اٹھے اور انہوں نے لوگوں کو ان کی بدعت میں مبتلاء ہونے سے روکا''۔(۴۱)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس صدی میں جن اہل علم نے اس میدان میں قدم رکھا ان میں عامر شعبیؒ (۱۰۳ھ)، حسن بصریؒ (۱۱۰ھ)، ابن سیرینؒ (۱۱۰ھ)، شہاب زہریؒ (۱۲۴ھ)، یحیٰی بن سعید بن فروح القطانؒ (۱۴۵ھ)، ہشام بن حسانؒ (۱۴۸ھ) معمر بن راشدؒ (۱۵۲ھ)، شعبہ بن حجاجؒ (۱۶۰ھ)، ابوخیثمہ زہر بن معاویہؒ (۱۷۷ھ)، مالک بن انسؒ (۱۷۹ھ)، عبداللہ بن مبارکؒ (۱۸۱ھ)، خیثم بن بشیر سلمیؒ (۱۸۳ھ)، ابن علیہؒ (۱۹۳ھ)، سفیان بن عینیہؒ (۱۹۸ھ)، یحیٰی بن سعید القطانؒ (۱۹۸ھ) اور عبدالرحمٰن بن مہدیؒ (۱۹۸ھ) کے نام قابل ذکر ہیں۔

اس صدی میں جرح وتعدیل اور اسماء الرجال پر تالیفات کا سلسلہ شروع ہوا۔ ان میں ائمہ جرح و تعدیل نے دو طرح کے مناہج واسلوب اختیار کیے۔

۱۔ جرح وتعدیل پر مستقل کتب

۲۔ مجموعہ ہائے حدیث کے حواشی میں رواۃ پر جرح وتعدیل (۴۲)

تیسری صدی ہجری

اس صدی میں مندرجہ ذیل کتب منصۂ شہود پر آئیں۔

۱۔طبقات ابن سعد	محمد بن سعد بن منیع البصری (۲۳۰ھ)
۲۔التاریخ والعلل	یحیٰی بن معین (۲۳۳ھ)
۳۔معرفۃ الرجال	ایضاً
۴۔کتاب المسند بعللہ	علی بن مدینی (۲۳۴ھ)
۵۔کتاب المدلسین	ایضاً
۶۔کتاب الضعفاء	ایضاً
۷۔کتاب الاسماء والکنی	ایضاً
۸۔التاریخ	ایضاً
۹۔التاریخ	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ (۲۳۵ھ)
۱۰۔العلل والرجال	امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ)
۱۱۔الجرح والتعدیل	ایضاً
۱۲۔کتاب فی علل الحدیث ومعرفۃ الشیوخ	ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن عمار الموصلی (۲۴۲ھ)
۱۳۔التاریخ	ابوحفص عمرو بن علی الفلاس (۲۴۹ھ)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۴۔الضعفاء	محمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم البرقی الزہری (۲۴۹ھ)
۱۵۔التاریخ الکبیر	محمد بن اسماعیل البخاری (۲۵۶ھ)
۱۶۔التاریخ الصغیر	ایضاً
۱۷۔التاریخ الاوسط	ایضاً
۱۸۔کتاب الاسماء والکنیٰ	ایضاً
۱۹۔الضعفاء الکبیر	ایضاً
۲۰۔الضعفاء الصغیر	ایضاً
۲۱۔التاریخ	المفضل بن عسان الغلابی (۲۵۶ھ)
۲۲۔الشجرۃ فی أحوال الرجال	ابواسحاق ابراہیم بن یعقوب جوزجانی (۲۵۹ھ)
۲۳۔کتاب الجرح والتعدیل	ایضاً
۲۴۔المسند الکبیر علی الرجال	مسلم بن حجاج القشیری (۲۶۱ھ)
۲۵۔رواۃ الاعتبار	ایضاً
۲۶۔کتاب الطبقات	ایضاً
۲۷۔کتاب الاسماء والکنیٰ	ایضاً
۲۸۔کتاب الثقات	امام احمد بن عبداللہ العجلی (۲۶۱ھ)
۲۹۔کتاب الجرح والتعدیل	ایضاً
۳۰۔کتاب الضعفاء والمتروکین	ابوزرعۃ عبیداللہ بن عبدالکریم رازی (۲۶۴ھ)
۳۱۔التاریخ	محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی (۲۷۳ھ)
۳۲۔التاریخ الکبیر	ابوبکر احمد بن زہیر بن حرب بن ابی خیثمہ (۲۷۹ھ)
۳۳۔کتاب التاریخ	ابوالعباس احمد بن علی الابار (۲۹۰ھ)
۳۴۔التاریخ	

ابوجعفر محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ (۲۹۷ھ)

چوتھی صدی ہجری

اس صدی میں تالیف کردہ کتب درج ذیل ہیں۔

۱۔کتاب الضعفاء والمتروکین	امام احمد بن شعیب علی النسائی (۳۰۳ھ)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۔الجرح والتعدیل	عبداللہ بن علی بن الجارود(۳۲۰ھ)
۳۔کتاب الضعفاء	ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد العقیلی (۳۲۲ھ)
۴۔کتاب الضعفاء	ابونعیم عبدالملک بن محمد الجرجانی (۳۲۳ھ)
۵۔کتاب الجرح والتعدیل	ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم (۳۲۷ھ)
۶۔ کتاب ثقات المحدثین وضعفائھم	ابوالعرب محمد بن احمد بن تمیم القیروانی (۳۳۳ھ)
۷۔التاریخ	ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم العسال (۳۴۹ھ)
۸۔کتاب الثقات	ابوحاتم بن حبان البستی (۳۵۴ھ)
۹۔مشاہیر علماء الامصار	ایضاً
۱۰۔معرفۃ المجروحین من المحدثین	ایضاً
۱۱۔أوہام اصحاب التواریخ	ایضاً
۱۲۔المحدث الفاصل بین الراوی والواعي	عبدالرحمٰن بن خلاد رامہرمزی (۳۶۰ھ)
۱۳۔الکامل فی ضعفاء الرجال	ابواحمد عبداللہ المعروف ابن عدی (۳۶۵ھ)
۱۴۔کتاب الثقات	عمر بن احمد بن شاہین (۳۸۵ھ)
۱۵۔الضعفاء والمتروکین	ابوالحسین علی بن احمد بن المہدی دارقطنی (۳۸۵ھ)

پانچویں صدی ومابعدہ

پانچویں صدی اور اس کے بعد اس علم پر لکھی گئی چند نمایاں کتب درج ذیل ہیں۔

۱۔المدخل الی الصحیح	امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (۴۰۵ھ)
۲۔الضعفاء	ابونعیم الاصبہانی (۴۳۰ھ)
۳۔کتاب الارشاد	ابویعلی الخلیل بن عبداللہ الخلیلی (۴۴۶ھ)
۴۔تاریخ بغداد	ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی (۴۶۳ھ)
۵۔الکفایہ فی علم الروایۃ	ایضاً
۶۔الجرح والتعدیل	ابوالولید سہل بن خلف الباجی (۴۷۴ھ)
۷۔کتاب الضعفاء والمتروکین	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی جوزی (۵۹۷ھ)
۸۔الاکمال فی اسماء الرجال	حافظ عبدالغنی المقدسی (۶۰۰ھ)
۹۔تہذیب الکمال فی اسماء الرجال	ابوالحجاج یوسف بن المزی (۷۴۲ھ)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۰۔طبقات الحفاظ	شمس الدین ذہبی (۷۴۸ھ)
۱۱۔تذکرۃ الحفاظ	ایضاً
۱۲۔سیر اعلام النبلاء	ایضاً
۱۳۔میزان الاعتدال فی نقد الرجال	ایضاً
۱۴۔المغنی فی الضعفاء	ایضاً
۱۵۔تہذیب التہذیب	ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ)
۱۶۔الاصابہ فی تمییز الصحابہ	ایضاً
۱۷۔تقریب التہذیب	ایضاً
۱۸۔لسان المیزان	ایضاً
۱۹۔کتاب الثقات	زین الدین قاسم بن قطلو بغا الحنفی (۸۷۹ھ)
۲۰۔الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل	ابوالحسنات محمد عبدالحئ الکنوی (۱۳۰۴ھ) (۴۳)

علم جرح وتعدیل کے اہم مباحث

اس موضوع سے متعلق کچھ اہم مباحث بھی ہیں جن سے آگاہی اس کی تفہیم کے لیے ضروری ہے۔

۱۔جرح وغیبت کی بحث

نقد وجرح کی اس مشروعیت اور اہمیت کے باوجود اس پر ایک اعتراض بھی وارد کیا گیا ہے کہ اہل علم اور تقویٰ کی زبان سے اہل اسلام کی عیب جوئی اور ان کے حالات کی جانچ پرکھ غیبت کے زمرے میں آتی ہے اور شارع نے اس فعل قبیح سے باز رہنے کا واضح حکم دیا ہے۔(۴۴) تو پھر اس صورت میں جرح کیونکر جائز ہو سکتی ہے؟ اس سوال واعتراض کو قرون اولیٰ میں بھی کچھ لوگوں نے اٹھایا تھا اور فتنہ انکار حدیث کا شکار بعض لوگ اس عہد میں بھی اس کو دہراتے ہیں۔ وہ فن جرح وتعدیل اور اسماء الرجال کو خلاف شرع کہہ کر ذخیرہ حدیث کو بے بنیاد ثابت کرنا چاہتے ہیں لیکن چونکہ یہ سوال قدیم ہے لہذا اس کا جواب بھی قدیم ہے اور ائمہ جرح وتعدیل نے اس حوالے سے کلام کیا ہے چنانچہ جب ایک مرتبہ امام شعبہؒ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ

"هذا الذی تکلم فی الناس، الیس هو غیبة؟ فقال یا احمق! هذا دین". (۴۵)

کیا لوگوں کے بارے میں اس طرح باتیں کرنا غیبت نہیں ہے؟ پس انہوں نے فرمایا! اے احمق یہ تو دین ہے۔

امام عبداللہ بن مبارکؒ (۱۸۱ھ) سے بعض صوفیاء کرام نے رواۃ کے ثقہ اور عدم ثقہ کے حوالے سے بحث کرتے ہوئے پوچھا "اتغتاب؟" کیا آپؒ غیبت فرماتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا "اسکت اذا لم نبیّن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کیف نعرف الحق من الباطل". (۴۶)

اسی طرح کا ایک واقعہ امام احمد بن حنبلؒ کے حوالے سے بھی نقل کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ ابوتراب نخشبیؒ نے امام احمدؒ سے فرمایا جب وہ راویوں کی ثقاہت وضعف کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔

"یا شیخ لاتغتب العلماء فقال له احمد: ویحک هذا نصیحة لیس هذا غیبة". (۴۷)

اے شیخ! علماء کی غیبت مت کریں امام احمد نے ان سے فرمایا یہ نصیحت (خیر خواہی) ہے غیبت نہیں۔

امام احمد کا اس فعل کو "نصیحۃ" قرار دینا اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ اس امر میں دین اور امت مسلمہ کی خیر خواہی مضمر ہے اور ان کا اجتماعی مفاد اس سے وابستہ ہے کیونکہ ایسے افراد و رواۃ جو خالص دینی معاملات میں نقب زنی کریں اور غلط بیانی سے کام لیں ان کے جھوٹ، فسق اور غلط بیانی سے لوگوں کو آ گاہ کرنا امت مسلمہ خصوصاً اس فن کے ماہرین پر واجب ہے۔ اسلاف کے ان فرامین اور دلائل کے علاوہ امام نوویؒ (۴۸) اور امام غزالیؒ (۴۹) نے غیبت کے ضمن میں ان چھ اسباب کا ذکر کیا ہے جن کی بناء پر اگر کوئی شخص کچھ بیان کرے تو وہ غیبت کا مرتکب نہیں ہوگا ان میں سے تین باتیں قابل غور ہیں۔

۱۔ ایسی کسی بات سے عوام کی بھلائی پیش نظر ہو۔

۲۔ اس بات کو بیان کرنے کے علاوہ کوئی چارہ کار بھی نہ ہو۔

۳۔ اس سے کسی کی تنقیص یا تحقیر کا قصد بھی نہ کیا گیا ہو۔

گویا مندرجہ بالا پس منظر میں کی گئی تمام باتیں غیبت سے مستثنیٰ ہوں گی۔

۲۔جرح کی حدود

جرح کا غیبت کے مفہوم سے خارج ہونے پر اگرچہ سب کا اتفاق ہے لیکن اس کے باوجود اس میں افراط وتفریط سے بچنے کے لیے محدثین وائمہ جرح وتعدیل نے جرح کی کچھ حدود مقرر کی ہیں جن کا جرح کرتے ہوئے لحاظ رکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے جیسا کہ عبدالحیٔ لکھنویؒ فرماتے ہیں:

"وانما جوز للضرورة الشریعة حکموا بأنه لا یجوز الجرح بما فوق الحاجة. ولا الاکتفاء علی نقل الجرح فقط فیمن وجد الجرح والتعدیل کلاهما من النقاد، ولا جرح من لا یحتاج الی جرحه، ومنعوا من جرح العلماء الذین لا یحتاجوا الیهم فی روایة الاحادیث بلا ضرورة شرعیة". (۵۰)

"جرح ضرورت شرعی کی وجہ سے جائز قرار دی گئی ہے علماء کا فیصلہ ہے کہ ضرورت کے علاوہ جرح جائز نہیں اور جس (راوی) میں جرح وتعدیل دونوں موجود ہوں اس میں صرف جرح پر اکتفا جائز نہیں اور ایسے راوی کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جرح بھی جائزنہیں جس کی جرح کی ضرورت نہ ہو۔محدثین نے ایسے علماء کی جرح کرنے سے روکا ہے جن کی روایت حدیث میں شرعی ضرورت کے بغیر جرح کی ضرورت نہیں"۔

۳۔آداب جرح وتعدیل

ائمہ جرح وتعدیل نے اس فن کے کچھ آداب بھی بیان کیے ہیں اور جارح کے لیے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ ان کو ملحوظ رکھے۔اس لیے کہ ان کا لحاظ کیے بغیر خود جارح کی رائے مجروح ہو جائے گی۔یہ آداب اس طرح سے ہیں:

ا۔جرح مفسر ہو

اس سے مراد یہ ہے کہ جرح کرتے ہوئے اسباب جرح کا ذکر واضح الفاظ میں کیا جائے،اس لیے کہ ائمہ جرح و تعدیل اسباب جرح اور ان کی بناء پر حکم لگانے میں مختلف الرائے ہیں،کچھ ہلکے سبب کی بناء پر سخت رائے رکھتے ہیں اور کچھ متوسط اور کچھ متسہل الرائے ہیں نیز اسباب جرح تعداد میں کثیر نہیں ہوتے کہ انہیں شمار نہ کیا جا سکے۔اس لیے کسی کے بارے میں مبہم جرح کو قبول نہیں کیا جاتا۔جیسا کہ عبدالحیٔ لکھنویؒ لکھتے ہیں:

"وأما الجرح فانه لا يقبل الا مفسراً مبين سبب الجرح". (۵۱)

اس کے برعکس تعدیل مبہم یعنی بغیر ذکر سبب کے مقبول سمجھی جاتی ہے جمہور کا یہی موقف ہے اس لیے کہ اسباب تعدیل کثیر ہوتے ہیں اور ان سب کا ذکر کرنا مشکل ہے۔(۵۲)

۲۔رائے معتدل ہو

جرح وتعدیل میں رائے کا معتدل ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے یعنی رائے ہر قسم کے تعصب اور بے حمایت سے پاک ہو۔جرح وتعدیل کے ذریعے نہ تو کسی کو اس کے اصل مقام سے بلند کرنا چاہیے اور نہ کسی کو اس کے مرتبے سے گرانا چاہیے جیسا کہ نورالدین عتر رقمطراز ہیں:

"فلا يروى الراوى عن مرتبته ولا ينزل عنها". (۵۳)

۳۔جرح بقدر ضرورت

مولانا عبدالحیٔ لکھنویؒ جرح کے حوالے سے ایک عمومی اصول بیان فرماتے ہیں کہ 'انما جوز للضرورة شرعية". (۵۴)

لہذا اس اصول کے تحت بعد از ضرورت یا زائد از ضرورت کسی پر جرح جائز نہیں رکھی گئی۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۔معدل اور جارح کے اوصاف

جرح وتعدیل کا حق کس کو حاصل ہے؟اس منصب کے حقدار کو کن اوصاف کا حامل ہونا چاہیے؟ یہ ایک اہم سوال ہے اس لیے کہ امت میں ظہور فتنہ اور مختلف قسم کے سیاسی و مذہبی تفرقات وتعصبات کے پیدا ہونے سے اس کے اثرات جرح وتعدیل پر بھی مرتب ہوئے اور بعض حضرات ان عوامل کی بناء پر افراط وتفریط کا شکار ہوئے چنانچہ اس معاملے میں علماء نے معدل اور جارح کے لیے کچھ شرائط کا پورا کرنا اور کچھ صفات سے متصف ہونا ضروری قرار دیا ہے تا کہ لوگ عدم واقفیت اور محض حسن ظن کی بناء پر نہ کسی کی بے جا تعدیل کریں اور نہ طبقاتی مفادات اور محض تعصب و بدگمانی کی بناء پر کسی کو بلاسبب مجروح قرار دیں تا کہ جرح وتعدیل کسی حق تلفی کا پیش خیمہ نہ بنے۔

مولانا عبدالحیؒ اس معاملے کی نزاکت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''تم پر لازم ہے کہ اہل جرح وتعدیل میں سے کسی کی جرح پر کسی راوی کو مجروح کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لو بلکہ تم پر ضروری ہے کہ اس معاملہ میں اچھی طرح تحقیق کرو اس لیے کہ جرح وتعدیل ایک نازک اور مشکل معاملہ ہے اور تمہارے لیے یہ مناسب نہیں کہ کسی راوی پر ہر جرح کرنے والے کی جرح قبول کرلو''۔(۵۵)

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ جارح اور معدل کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

''تزکیہ صرف اسی شخص کا قبول ہوگا جو اسباب تزکیہ سے واقف ہو اور جو اسباب تزکیہ سے واقف نہیں ہوگا اس کا تزکیہ قبول نہیں ہوگا'' (۵۶)،''محض ظاہر کو دیکھ کر تزکیہ کرنے والے کا تزکیہ قبول نہیں ہو گا''۔(۵۷) اور ''جرح وتعدیل اس شخص کی قبول ہوگی جو عادل و ہوشیار ہو نیز جرح میں افراط سے کام نہ لے''۔(۵۸)

عبدالحی لکھنویؒ ان اوصاف کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

''العلم والتقوی والورع، والصدق، والتجنب عن التعصب ومعرفة اسباب الجرح والتزكية: ومن ليس كذالك لا يقبل منه الجرح ولا التزكية'' (۵۹)

''علم،تقوی، ورع،سچائی،تعصب سے دوری اور اسباب جرح کی معرفت وتزکیہ جس شخص میں یہ صفات نہ ہوں اس سے (کسی کی) جرح اور تزکیہ قبول نہیں کیا جائے گا''۔

عجاج الخطیبؒ نے بھی انہی صفات کو بیان کیا ہے۔(۶۰)

تاج الدین سبکیؒ نے جارح کی جرح کی قبولیت کے لیے اس کے عالم ہونے اور فن میں تثبت کے حصول

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کولازم قرار دیا ہے۔(۶۱)

ضیاءالرحمٰن اعظمیؒ نے صفت امانت کا بھی ذکر کیا ہے۔(۶۲)

۴۔تعارض جرح وتعدیل

جب ایک ہی راوی میں جرح وتعدیل دونوں جمع ہو جائیں تو اسے تعارض کا نام دیا جاتا ہے۔ایسی صورت میں یہ مشکل درپیش آتی ہے کہ راوی کے متعلق جرح کو معتبر جانا جائے یا تعدیل کو۔اس ضمن میں اول تو دونوں کے حوالے سے توقف کیا جاتا ہے جب تک کہ کسی ایک کی ترجیح کے لیے کوئی قرینہ موجود نہ ہو۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل نکات کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

۱۔ابن الصلاحؒ اور امام نوویؒ کے نزدیک اگر کسی راوی کے بارے میں جرح اور تعدیل جمع ہو جائیں تو جرح مقدم ہوگی۔(۶۳)

۲۔جلال الدین سیوطیؒ اس ضمن میں ایک استثنائی صورت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک حالت میں معدل کا قول جارح پر مقدم ہوگا۔اس وقت جب معدل جارح کے سبب جرح کا اقرار کرتے ہوئے یہ بتائے کہ مجروح اس سے تائب ہو گیا تھا اور اس پر قائم بھی رہا۔سیوطیؒ نے اس رائے کو فقہاء کی طرف منسوب کیا ہے۔(۶۴)

۳۔بعض علماء ان دونوں کے مابین ترجیح کے لیے اس بات کو قرینہ قرار دیتے ہیں کہ اگر جارحین کی تعداد معدلین کی تعداد سے زیادہ یا ان کے برابر ہو تو اس صورت میں جرح مقدم ہوگی۔اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو تعدیل کو ترجیح دی جائے گی (۶۵) لیکن جمہور کی رائے میں جرح ہر حال میں مقدم ہوگی اگرچہ معدلین تعداد میں زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔(۶۶)

۴۔تعدیل مبہم کے مقابلے میں اگر جرح مفسر ہو تو ایسی صورت میں بھی جرح کو ترجیح حاصل ہوگی کیونکہ وجہ جرح کی تفصیل جارح کے معدل پر فائق فی العلم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔(۶۷)

۵۔اگر جرح وتعدیل مبہم ہوں تو تعدیل کو ترجیح حاصل ہوگی کیونکہ جرح کا مفسر ہونا شرط ہے۔(۶۸)

۵۔ائمہ جرح وتعدیل کے درجات

ائمہ جرح وتعدیل کو تین درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔متشدّد

وہ ائمہ جو جرح میں تشدد اور تعدیل میں تثبت واحتیاط سے کام لیتے ہیں ان کی شرائط کڑی ہوتی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہیں۔ان میں امام یحییٰ بن معین،ابوحاتم رازی،ابن خراش،سفیان ثوری،شعبہ بن حجاج،مالک بن انس،یحییٰ بن سعید القطان،عفان بن مسلم البصری اورابن حبان رحمھم اللہ زیادہ اہم ہیں۔

۲۔معتدل

اس درجہ کے ائمہ نقطہ اعتدال کوملحوظ رکھتے ہیں۔ان میں سے چند ائمہ امام بخاریؒ،احمد بن حنبلؒ،ابو ذرعہؒ،ابن عدیؒ اور دارقطنیؒ ہیں۔

۳۔متساہل

اس درجہ کے ائمہ تسامح اور تساہل سے کام لیتے ہیں جیسے امام ترمذیؒ،ابن حبانؒ،حاکمؒ،بیہقیؒ اور کبھی کبھی امام دارقطنیؒ بھی ان میں شمار ہوتے ہیں۔(۶۹)

۶۔مراتب جرح وتعدیل

یہ عنوان اس علم کے اہم ترین مباحث میں سے ہے۔ان مراتب کا اطلاق راویان حدیث پر کیا جاتا ہےاس کے لیےمختلف الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔الفاظ کا یہ اختلاف راویوں کےمختلف المراتب ہونے کی وجہ سے ہے،کیونکہ ایک اچھایابُرا وصف جوکسی انسان میں پایا جاتا ہےضروری نہیں کہ وہ دوسرے انسانوں میں بھی پایا جائے اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ تمام انسانوں میں ایک ہی نوعیت کا ہو بلکہ باہم فرق مراتب ہوگا۔مراتب کا یہی فرق عدالت وضبط کے اعتبار سے راویان حدیث میں بھی پایا جاتا ہے اور اسی پر روات کی احادیث کومختلف اقسام(صحیح،حسن اورضعیف وغیرہ) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

اسی اعتبار سے مراتب جرح وتعدیل میں بھی یہ بات اہم ہے کہ رواۃ کی تعدیل وتجریح کوکن الفاظ سے بیان کیا جائے اس سے فرق مراتب کا اظہاراوران کی مرویات کےمقام کاتعین ہو،چنانچہ مختلف ائمہ جرح وتعدیل کے ہاں ایک ہی جیسے مرتبہ کے رواۃ کے لیےمختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔یحییٰ بن معینؒ(۷۰)،عجلیؒ(۷۱)،خطیب بغدادیؒ(۷۲)،امام بیہقیؒ(۷۳)،ابن ابی حاتمؒ(۷۴)،ابن الصلاحؒ(۷۵)،امام نوویؒ(۷۶)،طیبیؒ(۷۷)،محمد بن علی فارسیؒ(۷۸)،امام ذہبیؒ(۷۹)،عراقیؒ(۸۰)،ابن حجرعسقلانیؒ(۸۱)،سخاویؒ(۸۲)،جلال الدین سیوطیؒ(۸۳)،صنعانیؒ(۸۴)،عجاج الخطیبؒ(۸۵)اورمحمود الطحانؒ(۸۶) سبھی نے اپنی اپنی کتب میں مراتب جرح وتعدیل کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ بیان کیے ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ شہرت ابن حجرؒ کے اختیار کردہ مراتب کو ہوئی۔جرح وتعدیل دونوں میں ان کی تعداد چھ ہےان کے ہاں تعدیل کےمراتب میں سب سے اعلیٰ مرتبہ پر مبالغہ کا صیغہ دلالت کرتا ہے جیسے ’’اوثق الناس او

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

أثبت الناس او اليه المنتهىٰ فى التثبت" (٨٧)اور سب سے کم مرتبہ کے اظہار کے لیے ان الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے جو جرح سے قرب کو ظاہر کریں جیسے:"فلان شيخ، يروى حديثه، ويعتبر به" (٨٨)

مراتب تعدیل کی طرح جرح کے مراتب کے لیے بھی مختلف الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں ان کی ترتیب ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ہے۔ابن حجرؒ سب سے ادنیٰ جرح کے لیے وہ الفاظ استعمال کرتے ہیں جو نرمی پر دلالت کریں جیسے "فلان لين أو سيء الحفظ أو فيه" (٨٩)اور سب سے اعلیٰ جرح کے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جو جھوٹ میں حد سے گذر جانے پر دلالت کریں جیسے "فلان اكذب الناس، اليه المنتهى فى الكذب أو وهو ركن الكذب" (٩٠)وغیرہ۔

پس علوم الحدیث میں یہ نوع ایک بنیادی اور کلیدی اہمیت کی حامل ہے۔اس کا تعلق سند اور رواۃ سے ہے۔اس کے تحت رواۃ کو"عدالت"اور"ضبط"کے اعتبار سے پرکھا جاتا ہے اور پھر اسی بنیاد پر ان کا ثقہ یا غیر ثقہ ہونا سامنے آتا ہے۔رواۃ کی جرح وتعدیل کا یہ عمل ان کے درجات اور مراتب کے مطابق مختلف مخصوص الفاظ کے ذریعے انجام پاتا ہے،لہٰذا اس طرح سے متن وحدیث کی قبولیت وعدم قبولیت یا کسی بھی روایت کی صحت وضعف کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور صرف وہی روایت قابل توجہ اور حجت سمجھی جاتی ہے جس کی سند اس علم کے قواعد وضوابط کی چھلنی سے گذر کر سامنے آئے۔

حوالہ جات وحواشی

(١)　السيوطى، عبد الرحمن بن ابوبكر، تدريب الراوى فى شرح تقريب النواوى، تحقيق، ابو قتيبه نظر محمد الفاريابى، جمعية احياء التراث الاسلامى، الطبعة الاولىٰ، ١٤٢٦ھ، ص:٢٢

(٢)　ايضاً

(٣)　القاموس المحيط، دار احياء التراث العربى، بيروت، لبنان، الطبعة الاولىٰ، ١٤١٢ھ، ٣٢٨/١؛ الزبيدى، محمد مرتضىٰ، محب الدين، تاج العروس من جواهر القاموس، دار الفكر، بيروت، س-ن، ٢٤/٤

(٤)　لسان العرب، دار صادر، بيروت، س-ن، ٢٣٣/٢

(٥)　لسان العرب، ٢٣٤/٢؛ القاموس المحيط، ٣٢٨/١؛ تاج العروس، ٢٤/٤

(٦)　لسان العرب، ٢٣٤/٢

(٧)　الزمخشرى، ابو القاسم، محمود بن عمر، الفائق فى غريب الحديث، تصحيح و تعليق و حواشى، على محمد البجاوى، محمد ابو الفضل ابراهيم، دار احياء الكتب العربية،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

القاهرة، الطبعة الاولى، ١٣٦٤ھ، ٢٠٨/١

(٨) جامع الاصول فى احاديث الرسول، مكتبه الحلوانى، مطبعه الملاح، مكتبه دار البيان، ١٣٨٩ھ، ١٢٦/١

(٩) لمحات من تاريخ السنة وعلوم الحديث، المكتبة العلمية، لاهور، الطبعة الثانية، ١٤٠٤ھ، ص:٩٣

(١٠) اصول الحديث علومه و مصطلحه، دار الفكر بيروت، لبنان، ص: ٢٦٠؛ المختصر الوجيز فى علوم الحديث، مؤسسة الرسالة، بيروت، ص:١٠٣

(١١) لسان العرب، ٨٣/٩؛ تاج العروس، ٤٧١/١٥؛ القاموس المحيط، ١٣٦١/٢

(١٢) لسان العرب، ٤٣٢/١١

(١٣) لسان العرب، ٨٣/٩؛ تاج العروس، ٤٧١/١٥

(١٤) لمحات من تاريخ السنة وعلوم الحديث، ص:٩٣

(١٥) معرفة علوم الحديث، دار الكتب المصرية مدينة منوره، الطبعة الثانية، ١٣٩٧ھ، ص:٥٣

(١٦) مفتاح السعاده و مصباح للسيادة، دائرة المعارف العثمانية حيدر آباد، دكن، ١٣٥٦ھ، ٣٩٧/١

(١٧) الخطيب البغدادى، احمد بن على، الكفايه فى علم الرواية، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، س-ن، ص:٨٢

(١٨) ابجد العلوم، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، الطبعة الاولىٰ، ١٤٢٠ھ، ١٧٩/٢؛ مباركپورى، محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم، مقدمه تحفة الاخوذى بشرح جامع الترمذى، دار الفكر، للطباعة، بيروت، لبنان، ١٤١٥ھ، ١٤١/١١

(١٩) اصول الحديث علومه و مصطلحه، ص:٢٦١ (٢٠) ٦:٤٩

(٢١) مسلم بن حجاج، القشيرى، مقدمه صحيح مسلم، رئاسة ادارة البحوث العلمية بالمملكة العربية السعودية، ١٤٠٠ھ، ٩/١

(٢٢) السجستانى، سليمان بن اشعث، سنن ابى داؤد، دار السلام للنشر والتوزيع الرياض، الطبعة الاولىٰ، ١٤٢٠ھ، كتاب الادب، باب التشديد فى الكذب، (٤٩٩٢)

(٢٣) التوبة، ١٠٠:٩ (٢٤) الحجرات، ١٥:٤٩

(٢٥) الحشر، ٩:٥٩ (٢٦) الحشر، ٢٠:٥٩

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۲۷) آل عمران، ۱۷:۳
(۲۸) البقرہ، ۱۷۷:۲
(۲۹) النور، ۲۴:٤؛ الحشر ۱۹:۵۹
(۳۰) الاعراف، ۱۷۸:۷
(۳۱) الاعراف، ۱۷۸:۷،۱۷۹
(۳۲) یوسف، ۱۰۸:۱۲
(۳۳) البقرۃ، ۱۲:۲

(۳٤) مسلم بن حجاج، القشیری، صحیح مسلم، مکتبه دار السلام للنشر والتوزیع، الطبعة الثانية، ۱٤۲۱ھ، کتاب الطلاق باب المطلقة البائن لا نفقة لها (۳٦۹۷)؛ الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، الطبعة الاولیٰ، ۱٤۲۰ھ، کتاب النکاح، باب ما جاء ان لا یخطب الرجل علی خطبة أخیه، (۱۱۳٤،۱۱۳۵) ؛ سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب فی نفقة المبتوته، (۲۲۸٤)؛ مالك بن انس، مؤطا امام مالك روایت یحیٰی بن یحییٰ بن کثیر اللیثي الاندلسی، دار الفکر، بیروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ، ۱٤۰۹ھ، کتاب الطلاق، باب ما جاء فی نفقة المطلقة (۱۲۳٤)؛ عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام، سنن دارمی، دار احیاء السنة النبوية، س-ن، کتاب النکاح، باب النهی عن خطبة الرجل علی خطبة اخیه، ۱۳۵/۲،۱۳٦

(۳۵) البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار السلام للنشر والتوزیع، الطبعة الثانیة، ۱٤۱۹ھ، کتاب الادب، باب لم یکن النبیؐ فاحشا ولا متفاحشا، (٦۰۳۲)، اسی مضمون کی دیگر احادیث دیکھئے: صحیح البخاری، کتاب الادب، باب ما یجوز من اغتیاب اهل الفساد والریب، (٦۰۵٤)؛ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب المداراۃ مع الناس، (٦۱۳۱)؛ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب مداراۃ من یتقی فحشه، (٦۵۹٦)؛ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن العشرۃ، (٤۷۹۱)؛ احمد بن محمد بن حنبل، المسند، دار الحدیث للنشر والتوزیع، القاهره، ۱٤۲٦ھ، ۱۷/ (۲۳۹۸۸)، (۲۵۱۳۰)؛ مؤطا امام مالك، کتاب حسن الخلق، باب ما جاء فی حسن الخلق، (۱٦۷۳)

(۳٦) صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبیؐ، باب مناقب عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما، (۳۷٤۰،۳۷٤۱)

(۳۷) صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ما یحذر من زهرۃ الدنیا والتنافس فیها، (٦٤۲۹)؛ کتاب الشهادات، باب لا یشهد علی شهادۃ جور اذا اشهد، (۲٦۵۲)، کتاب فضائل

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اصحاب النبیؐ، باب فضائل اصحاب النبی ومن صحب النبیؐ او رآہ من المسلمین فھو من اصحابہ، (۳۶۵۱)؛ جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب ما جاء فی فضل من رأی النبیؐ وصحبہ، (۳۸۵۹)؛ ابواب الشھادات عن رسول اللّٰہؐ، باب منہ یفشو الکذب حتی یشھد الرجل ولا یشھد ویخلف الرجل ولا یستخلف، (۲۳۰۲، ۲۳۰۳)؛ ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، دار السلام للنشر والتوزیع، الطبعة الاولیٰ، ۱۴۲۰ھ، ابواب الشھادات، باب کراھیة الشھادة لمن لم یستشھد، (۲۳۶۲)؛ احمد بن محمد بن حنبل، المسند، ۳/۳۵۹۴، ۳۹۶۳)، (۴/۴۱۳۰، ۴۲۱۷)

(۳۸) اصول الحدیث علومہ ومصطلحہ، ص:۲۶۱؛ المختصر الوجیز، ص:۱۰۳

(۳۹) ابن عدی، ابو احمد عبد اللہ، الکامل فی ضعفاء الرجال، تحقیق و تعلیق، شیخ عادل احمد عبد الموجود، شیخ علی محمد معوض، دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان، س ـ ن، ۱/۳۴

(۴۰) صحیح مسلم بشرح نووی، دار الفکر للطباعة والنشر، ۱۴۰۳ھ، ۱/۸۴

(۴۱) تذکرة الحفاظ، دار احیاء التراث العربی، س ـ ن، ۱/۱۵۹ـ۱۶۰

(۴۲) صدیقی، محمد سعد، مقالہ نگار، سہ ماھی فکر و نظر، اپریل ـ جون، ۱۹۸۸، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد، ص:۶۷

(۴۳) ذھبی، محمد بن احمد، شمس الدین، مقدمہ میزان الاعتدال فی نقد الرجال، دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ، ۱۴۱۶ھ، ۱/۱۱۲ـ۱۱۳؛ عجاج الخطیب، اصول الحدیث، ص:۲۷۸ـ۲۷۹؛ عجاج الخطیب، المختصر الوجیز، ص:۱۱۳ـ۱۱۴؛ ابجد العلوم، ۲/۱۷۹ـ۱۸۰؛ مقدمہ الکامل، ۱/۳۵؛ خولی، عبد العزیز، مفتاح السنة أو تاریخ فنون الحدیث، مطبعہ مصطفی محمد بمصر، الطبعة الاولیٰ، ۱۳۵۰ھ، ص:۱۵۱ـ۱۵۳؛ اکرم ضیاء العمری، بحوث فی تاریخ السنة المشرفة، مؤسسة الرسالہ، س ـ ن، ص:۹۰ـ۱۰۹، ۱۱۲؛ محمود الطحان، تیسیر مصطلح الحدیث، فاروقی کتب خانہ بیرون بوھڑ گیٹ اردو بازار لاھور، س ـ ن، ص:۱۵۰؛ محمد محمد ابوزھو، الحدیث والمحدثون، مطبعة مصر، س ـ ن، ص:۴۶۰ـ۴۶۲؛ عجاج الخطیب، السنة قبل التدوین، مکتبة وھبة، الطبعة الاولیٰ، ۱۳۸۳ھ، ص:۲۸۱ـ۲۸۲، ۲۸۴، ۲۸۷؛ الفارسی، محمد بن محمد بن علی، جواھر الاصول فی علم حدیث الرسول، تحقیق ابوالمعالی القاضی اطھر مبارکپوری، المکتبة العلمیة

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بالمدينة المنوره، س-ن، ص:١٢٩؛ العجلي، احمد بن عبد الله بن صالح ابو الحسن، تاريخ الثقات، تقديم، عبد المعطي امين، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ، ١٤٠٥ھ، ص:٢٧-٢٨

(٤٤) دیکھئے سورة الحجرات، ١٢:٤٩

(٤٥) ملا علی قاری، نور الدين علی بن محمد بن سلطان، اسرار المرفوعه فی الاخبار الموضوعه، المعروف بالموضوعات الکبریٰ، تحقيق، محمد الصباغ، دار الأمانة مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان، ١٣٩١ھ، ص:٥١

(٤٦) الكفايه فی علم الرواية، ص:٤٥؛ السيوطی، عبد الرحمن بن ابوبكر، تدريب الراوی فی شرح تقريب النواوي، تحقيق ابوقتيبه نظر محمد الفاريابی، جميعة احياء التراث الاسلامی، الطبعة الاولیٰ، ١٤٢٦ھ، ص:٦١٩؛ البستي، عياض بن موسیٰ، ترتيب المدارك و تقريب المسالك لمعرفة أعلام مذهب مالك، تحقيق، الدكتور احمد بكير محمود، دار مكتبة الحياة، بيروت، دار مكتبة الفكر، طرابلس، ليبيا، ١٣٨٧ھ، ٣٠٩/١

(٤٧) تدريب الراوی، ص:٦١٩؛ احمد محمد شاكر، الباعث الحثيث شرح اختصار علوم الحديث للحافظ ابن كثير، مكتبة دار الضيحا دمشق، مكتبة دار السلام الرياض، الطبعة الاولیٰ، ١٤١٤ھ، ص:٢٢٨؛ الكفايه، ص:٤٥؛ ابن الصلاح، ابوعمرو عثمان بن عبد الرحمن الشهرزوری، مقدمه ابن الصلاح فی علوم الحديث، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، ١٣٩٧ھ، ص:١٩٣

(٤٨) النووي، ابوزكريا، يحيیٰ بن شرف، رياض الصالحين، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٤٠٧ھ، باب ما يباح من الغيبة، ص:٥٧٥-٥٧٧

(٤٩) غزالی، ابوحامد محمد بن محمد، احياء علوم الدين، مصطفی البابی الحلبی واولاده بمصر، ١٣٥٨ھ، كتاب آفات اللسان، باب بيان الأعذار المرخصة فی الغيبة، ١٤٨/٣-١٥٠

(٥٠) الرفع والتكميل فی الجرح والتعديل، تحقيق عبد الفتاح ابوغدّه، مكتب المطبوعات الاسلاميه بحلب، الطبعة الثالثة، ١٤٠٧ھ، ص:٥٧

(٥١) الرفع والتكميل، ص:٨٠

(٥٢) شوكانی، محمد بن علی بن محمد، ارشاد الفحول الی تحقيق الحق من علم الاصول،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، مکۃ المکرمۃ، الریاض، س-ن، ۱/۲۴۷

(۵۳) منہج النقد فی علوم الحدیث، دار الفکر دمشق، الطبعۃ الثالثۃ، ۱۴۰۱ھ، ص:۹۵

(۵۴) الرفع والتکمیل، ص:۵۷ (۵۵) المرجع السابق، ص:۲۶۴-۲۶۵

(۵۶) شرح نخبۃ الفکر، مکتبۃ الغزالی، دمشق ۱۴۱۰ھ، ص:۱۵۳

(۵۷) المرجع السابق، ص:۱۵۴ (۵۸) ایضاً

(۵۹) الرفع والتکمیل، ص:۶۷ (۶۰) اصول الحدیث، ص:۲۶۸

(۶۱) قاعدہ فی الجرح والتعدیل، تحقیق، عبد الفتاح ابو غدہ، المکتبۃ العلمیۃ، لاھور، الطبعۃ الرابعۃ، ۱۴۰۲ھ، ص:۵۰

(۶۲) دراسات فی الجرح والتعدیل، الجامعۃ السلفیۃ بالھند، س-ن، ص:۵۱

(۶۳) مقدمہ ابن الصلاح، ص:۵۲؛ النووي، ابوزکریا، یحیی بن شرف، التقریب فن أصول الحدیث، مکتبہ خاور مسلم مسجد، لاھور، س-ن، ص:۱۲

(۶۴) تدریب الراوی، ص:۲۷۲ (۶۵) التقریب، ص:۱۲

(۶۶) مقدمہ ابن الصلاح، ص:۵۲؛ احمد محمد شاکر، الفیۃ السیوطی فی علم الحدیث، مکتبۃ التجاریۃ مصطفیٰ الباز، مکہ مکرمہ، س-ن، ص:۸۹؛ المختصر الوجیز، ص:۱۰۷؛ اصول الحدیث، ص:۲۷۰

(۶۷) ظفر احمد عثمانی، قواعد فی علوم الحدیث، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، لبنان، الطبعۃ الثالثۃ، ۱۳۹۲ھ، ص:۱۷۵ (۶۸) ایضاً

(۶۹) المرعشلی، عبد الرحمن، فتح المنان بمقدمۃ لسان المیزان، دار احیاء التراث العربي، بیروت، لبنان، س-ن، ص: ۲۷۹-۳۰۵؛ محمد بن محمد ابوشھبۃ، الوسیط فی علوم و مصطلح الحدیث، عالم المعرفۃ جدہ للنشر والتوزیع، س-ن، ص:۳۸۹؛ ذھبی، محمد بن احمد، الموقظہ فی علم مصطلح الحدیث، مکتب المطبوعات الاسلامیہ بحلب، ۱۴۱۲ھ، ص:۸۳؛ ذھبی، محمد بن احمد، ذکر من یعتمد قولہ فی الجرح والتعدیل، تحقیق، عبد الفتاح ابو غدہ، مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ، بیروت، ۱۹۸۰ء، ص:۱۵۹

(۷۰) التاریخ، مراکز البحث العلمی واحیاء التراث الاسلامی، مکہ مکرمہ، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۹۹ھ، ۱/۹۱-۹۲

(۷۱) مقدمہ تاریخ الثقات، تقدیم، عبد المعطي امین قلعجی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

لبنان، الطبعة الاولیٰ، ١٤٠٥ھ، ص:٢٣ـ٢٥

(٧٢) الکفایہ فی علم الروایة، ص:٢٢

(٧٣) خلف، نجم عبد الرحمن، معجم الجرح والتعدیل لرجال السنن الکبری، دار الرایة، ریاض، الطبعة الاولیٰ، ١٤٠٩ھ، ص:٦١، ٢٠٦

(٧٤) تقدمة المعرفة لکتاب الجرح والتعدیل، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، س۔ن، ١٠/١

(٧٥) مقدمه ابن الصلاح، ص:٥٨ـ٦٠

(٧٦) التقریب فن اصول الحدیث، ص:١٤ـ١٥

(٧٧) الخلاصة فی اصول الحدیث، تحقیق، صبحی السامرائی، احیاء التراث الاسلامي، الطبعة الخامسة، ١٣٩١ھ، ص:٩١ـ٩٢

(٧٨) جواهر الاصول فی علم حدیث الرسول، ص:٦٠ـ٦١

(٧٩) مقدمه میزان الاعتدال، ١/١١٤ـ١١٥

(٨٠) الفیة الحدیث، مکتبة السنة بالقاهره، الطبعة الثانیة، ١٤٠٨ھ، ص:١٧١ـ١٧٨

(٨١) شرح نخبة الفکر، ص: ١٥٢ـ١٥٣

(٨٢) فتح المغیث بشرح الفیة الحدیث للعراقی، مکتبة نزار مصطفی الباز، الطبعة الثانیة، ١٤٢٢ھ، ٢/١٢٨ـ١٤٥

(٨٣) تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوي، ص:٢٩٧ـ٣٠١

(٨٤) توضیح الافکار لمعانی تنقیح الانظار، دار احیاء التراث العربي، بیروت، لبنان، الطبعة الاولیٰ، ١٤١٨ھ، ٢/٢٦١ـ٢٧٠

(٨٥) اصول الحدیث، ص:٢٧٥ـ٢٧٧

(٨٦) تیسیر مصطلح الحدیث، ص:١٥١ـ١٥٣

(٨٧) شرح نخبة الفکر، ص:١٥٣ (٨٨) ایضاً

(٨٩) المرجع السابق، ص:١٥٢ (٩٠) ایضاً

☆☆☆☆☆

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.